Regd No S 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

جمعہ ۲۱ شوال سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر۔ عبد القادر بی۔ اے

جلد ۳ | ۳ ماہ وفا ھش ۱۳۳۲ ۔ ۳ جولائی ۱۹۵۳ء | نمبر ۸۰

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۳۰ جون۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ ڈاک مطلع فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ قافلہ ۲۷/۶ کو ربوہ سے روانہ ہو کر بفضلہ تعالیٰ بخیریت ۲۹/۶/۵۳ کو ناصر آباد سٹیٹ پہونچ گئے ہیں۔ سیدہ ام متین صاحبہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ حضور کے ہمراہ ہیں۔ تا عرصہ قیام سندھ جو اندازاً ایک ماہ ہوگا۔ حضور کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

ناصر آباد اسٹیٹ۔ براستہ کنری۔ ضلع تھرپارکر

تار گھر KUNRI ہے

برمی عوام کمیونسٹوں کے خلاف جدوجہد میں ہمارے ساتھ تعاون کریں

کومنتانگ فوجوں کی اہل برما سے اپیل

بنکاک ۲ جولائی۔ برما کے شمال مشرقی علاقے میں جو کومنتانگ فوجیں کمیونسٹ چین کے خلاف برسر پیکار ہیں انہوں نے برما کے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کمیونسٹوں کے خلاف جدوجہد میں کومنتانگ فوجوں کا ساتھ دیں۔ ادھر بنکاک میں کومنتانگ فوجوں کو برما کی سرحد سے نکالنے کے لئے برما۔ امریکہ، تھائی لینڈ اور نیشنلسٹ چین کے نمائندوں کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں برمی وفد کے لیڈر نے خبردار کیا ہے کہ اگر نیشنلسٹ چین نے اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق برمی علاقہ سے اپنی فوجیں نہ نکالیں۔ تو برما ان کا مقابلہ کر کے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیگا۔

لیبیا کے وزیر اعظم کی برطانوی وزیر مملکت سے ملاقات!

لندن ۲ جولائی۔ لیبیا کے وزیر اعظم محمود المنتصر نے کل برطانوی وزیر مملکت۔ مسٹر سیلوین لائیڈ سے ملاقات کی۔ اور ان سے برطانیہ کو لیبیا کے علاقے میں فوجی اڈے بنانے کی مراعات دینے اور برطانیہ کی طرف سے لیبیا کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے منصوبہ کے متعلق بات چیت کی۔

ملک فیروز خان نون کا بیان

کراچی ۲ جولائی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے ایک ملاقات میں کہا ہے۔ کہ ان لوگوں کی بیشتر تعداد کو رہا کر دیا گیا ہے۔ جنہوں نے پنجاب کی گذشتہ ایجی ٹیشن میں کسی دباؤ کے تحت یا ملی [illegible] کی بناء پر حصہ لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً ایک ہزار افراد کی اکثریت کو جنہوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے خود پیش کیا تھا رہا کر دیا گیا تھا۔ بعد میں حکومت پنجاب نے مزید پانچ سو افراد کو بھی رہا کر دیا۔ البتہ ان لوگوں کی رہائی کا معاملہ جنہوں نے ایجی ٹیشن کی تحریک کو ہوا دی تھی ابھی حکومت کے زیر غور ہے۔ ملک فیروز خان نون نے کہا جن لوگوں کو مارشل لاء کے حکام نے سزا دی ہے۔ ان کا معاملہ بالکل دوسری نوعیت کا ہے۔ اور اس سے صوبائی حکومت کو کوئی تعلق نہیں۔

فرانس اور شاہ کمبودیا کے درمیان آزادی کے سوال پر بات چیت ہوگی

پیرس ۲ جولائی۔ پیرس میں وزیر اعظم مسٹر لینیل دوسرے سینئر وزراء کے ہمراہ کمبودیا میں کشیدگی اور ہندچینی کی عام صورت حال کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے صدر اوریول سے ملے۔ اس ملاقات کے متعلق پوری راز داری برتی جا رہی ہے۔ لیکن باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ اس کانفرنس میں وزراء نے کمبودیا کے بادشاہ کی طرف سے آزادی کے مطالبہ کے پیش نظر شاہ سے بات چیت کرنے پر غور و خوض کیا۔ یہاں کمبودیا اور فرانس کے درمیان موجودہ تعلقات کو سرد جنگ سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ اور اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اگر موجودہ کشیدگی جاری رہی تو یہ حالت دشمنی میں تبدیل ہو جائے گی۔ ادھر فرانسیسی ہائی کمشنر مقیم کمبودیا نے اعلان کیا ہے کہ کمبودیا میں مقیم فرانسیسی باشندوں کو ان کی حفاظت کے پیش نظر ہتھیار دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا شاہ کمبودیا نے فرانسیسی حکام کو ابھی تک قطعی تجاویز پیش نہیں کیں۔

صدر ری نے امریکہ کی تجویز مسترد کردی

سیئول ۲ جولائی۔ صدر ری نے امریکہ کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ کہ اگر جنوبی کوریا عارضی صلح کی تجاویز کو قبول کرے۔ تو امریکہ پُرامن طریقہ پر کوریا کے اتحاد کی کوشش کرے گا۔ اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ صدر ری کوریا کے پُرامن سمجھوتہ سے بالکل ناامید ہو گئے ہیں۔ ان کو یقین ہے۔ کہ کوریا کا اتحاد فوجی اقدامات سے ہی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی جنرل رابرٹسن اور صدر ری کے درمیان اب اور کوئی ملاقات نہیں ہوگی کیونکہ دونوں اب اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔

مراکش پالوبار پارٹی فرانسیسی اقتدار کو پسند کرتی ہے!

رباط ۲ جولائی۔ فرانسیسی مراکش میں مراکش پالوبار پارٹی نے آٹھ ہزار سے زیادہ تار فرانسیسی ہائی کمشنر کو بھیجے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ مراکشی باشندے فرانسیسی اقتدار کے تحت رہنا پسند کرتے ہیں۔ تاروں میں کہا گیا ہے کہ نیشنلسٹ استقلال پارٹی کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ ملک کے معاملات میں دخل دے۔

امریکہ مشرقی یورپ میں گڑبڑ کی حمایت نہیں کرے گا

واشنگٹن ۲ جولائی۔ واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ امریکہ مشرقی یورپ میں گڑبڑ کی حمایت نہیں کریگا۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب لیا جائیگا۔ کہ امریکہ ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ البتہ وہ یہ مطالبہ ضرور کرتا ہے۔ کہ روس کے زیر اثر ملکوں میں آزادانہ انتخابات کرائے جائیں۔

سینٹ نے آئزن ہاور کی تجویز منظور کر لی

واشنگٹن ۲ جولائی۔ امریکی سینٹ نے صدر آئزن ہاور کی یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ امریکہ کی فاضل پیداوار کو ضرورت مند ملکوں کو بھیجا جائے۔

کینیاٹا کی اعلیٰ عدالت سے اپیل

نیروبی ۲ جولائی۔ ماؤ ماؤ لیڈر جومو کینیاٹا نے جنہیں سات سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اعلیٰ عدالت میں اپیل کی ہے۔ ان کے وکیل صفائی مسٹر پرٹ نے عدالت سے کہا ہے کہ کینیاٹا پر ایسے وقت مقدمہ چلایا گیا تھا کہ دہشت پسندی کی وجہ سے باشندگان کے جذبات سخت مشتعل تھے۔

جنرل مارک کلارک کی اقوام متحدہ کے کمانڈروں سے اہم ملاقات

ٹوکیو ۲ جولائی۔ کوریا میں اقوام متحدہ کے کمانڈر انچیف جنرل مارک کلارک نے ٹوکیو میں اقوام متحدہ کی بحری اور ہوائی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈروں سے اہم بات چیت کی۔ اس بات چیت میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا۔ کہ اگر جنوبی کوریا عارضی صلح کی شرطیں تسلیم کرنے سے انکار کر دے تو اس صورت میں جو نتائج پیدا ہوں۔ ان سے کس طرح عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ جنرل مارک کلارک نے کمیونسٹوں کو پیغام بھیجا تھا۔ کہ عارضی صلح کی بات چیت فوراً شروع کر دی جائے لیکن کمیونسٹوں نے ابھی تک اس پیغام کا جواب نہیں دیا۔ ادھر نیو چائنا نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ نے صدر ری کے کہنے میں آ کر عارضی صلح کی شرائط میں نامناسب تبدیلیاں کرانی چاہیں۔ تو چین اور شمالی کوریا انہیں منظور نہیں کریں گے۔

ہندچینی کی آزادی کے متعلق امریکہ کا رویہ

واشنگٹن ۲ جولائی۔ کل امریکی سینٹ نے ایک ری پبلکن ممبر جان کینیڈی کی یہ تجویز مسترد کر دی۔ کہ فرانس کو ہندچینی کے لئے جو امداد دی جا رہی ہے۔ وہ اس طرح دیا جائے۔ کہ وہ تمام وہاں کے باشندوں کو آزادی دلانے میں ممد ثابت ہو۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۳ء

اسلام کا مطمح نظر

امریکہ میں ایک کتاب موسومہ "Bridge to Islam" یعنی "جسرالی الاسلام" شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا مقصد جیسا کہ صفحہ اول پر مختصراً بیان کیا گیا ہے مشرق ادنیٰ میں اسلام اور عیسائیت کی قوتوں کا مطالعہ ہے۔ یہ کتاب لندن پبلشنگ ایسوسی ایشن نیشنل ٹینی سی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے مصنف ای ڈبلیو بیتھ مان ہیں۔ یہ کتاب عیسائیت کے عظیم عالمی مشنوں کے تبلیغی کتابوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ عیسائیت اسلام پر فتح پانے کے لئے کیا کیا اسلحہ تیار کر رہی ہے۔ مصنف کا انداز وہی ہے۔ جو عام مستشرقین کا ہوتا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ عام مستشرقین بظاہر عیسائیت کی تبلیغ کا مقصد پیش نظر نہیں رکھتے۔ اور نہ براہ راست عیسائیت کی تبلیغ کا مقصد پیش نظر نہیں رکھتے۔ اور نہ براہ راست عیسائیت سے اسلام کا موازنہ کرتے ہیں۔ مگر اس کتاب کے مصنف نے خاص طور پر اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی فوقیت جتانے کی کوشش کی ہے۔ اور ان امکانات پر بحث کی ہے۔ جو اسلامی ممالک میں عیسائیت کی فتوحات کے بنے ہو سکتے ہیں۔

کتاب میں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دانستہ یا نادانستہ بہت سی غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان تمام باتوں کا اس مختصر سے مضمون میں ذکر کرنا تو مشکل ہے۔ اس وقت ہم صرف ایک بات کو بیان کرتے ہیں۔ جس پر دراصل مصنف نے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کامیابی کا دارومدار رکھا ہے۔ ہم حتی الامکان اسکو مصنف کے الفاظ میں ہی یہاں درج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسٹر ای ڈبلیو بیتھ مان فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کے درمیان کام کرنے کے تعلق میں جو مخصوص مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے ہیں کہ اسلام ظاہری صورت میں عیسائیت کے ساتھ بڑی مشابہت رکھتا ہے۔ جس طرح مسلمان ایک خدا کو مانتے ہیں اسی طرح عیسائی بھی مانتے ہیں۔ جس طرح مسلمانوں کی ایک کتاب ہے قرآن کریم۔ اسی طرح عیسائیوں کی بھی کتاب ہے بائبل مقدس جس طرح مسلمانوں کا ایک بانی دین ہے محمدؐ جو رسول اللہ ہے۔ اسی طرح عیسائیوں کا بھی ایک بانی دین ہے عیسیٰ علیہ السلام جو ابن اللہ ہے۔ جس طرح مسلمانوں کا ایک طریق ہے اسی طرح عیسائیوں کا بھی ایک طریق ہے۔ جس طرح مسلمانوں کو کچھ مذہبی فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی کرنے پڑتے ہیں۔

دونوں دینی سلسلوں کی ظاہری ساخت اور صورت کا موازنہ کرنے سے دونوں میں کوئی بڑا فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اور صورت کو صورت کے ساتھ موازنہ کرنے سے غالباً اول انعام اسلام ہی حاصل کرے گا۔ مسلمانوں کا ادعا ہے کہ اسلام زیادہ سادہ سمجھنے میں آسان اور زیادہ مدلل دین ہے۔ اور اسکے تقاضے ہر ایک انسان پورے کر سکتا ہے۔ اس کے برخلاف مسیح علیہ السلام کے اقوال اگرچہ اعلےٰ آئیڈیل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مگر وہ ایسے ہیں جن کا حصول مشکل ہے۔ اور کوئی بھی ان پر عمل نہیں کر سکتا۔ یا کم از کم صرف خاص لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اسلام اس دنیا کے لحاظ سے زیادہ قابل عمل ہے۔

تاہم یہ نتیجہ اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ مذہب جو عقل سے پوری طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ اور جس کے تقاضے انسانی امکانات سے بکلی مطابقت رکھتے ہیں دراصل کوئی مذہب ہی نہیں یہ محض ایک اخلاقیاتی سلسلہ ہے۔ مذہب کا مقصد انسان کو انسانی سطح سے بلند تر درجہ پر اٹھاتا ہے یعنی الوہیت کے درجہ پر۔ اس کا کام ہے کہ وہ انسان میں عقلیت کے علاوہ جس کو اس نے خاص حد تک ترقی دے لی ہے ایک عظیم تر اور بلند تر قوت کو پیدا کرے۔ یعنی قوت ایمان کو جس کے اپنے الگ آئین و قواعد ہیں مذہب کو انسان کے سامنے ایک ایسا مطمح نظر رکھنا چاہیئے جسکو وہ اپنی قوتوں سے حاصل کر سکے۔ تاکہ وہ الوہیت کی قوتوں کے ساتھ مس حاصل کر سکے۔ ....

اگر کسی مذہب میں یہ بنیادی عنصر نہ ہو تو اسکے ماننے والے جلد ہی مغز یعنے روح کو چھوڑ کر چھلکے یعنے مذہبی رسومات کو لے کر متسلی ہو کر بیٹھ جائیں گے۔ اسلام اپنے اعتراف کے مطابق اس روحانی خلش سے مبرا ہے۔ نہ وہ اس کے حصول کی ہی پرورش کرتا ہے

اس لئے یہ ایک صحیح منطقی نتیجہ ہے کہ مسلمان عیسائیت کی تعلیمات کو بھی اسی ظاہریت اور مشینی طریق پر قیاس کرتے ہیں۔ جس طرح وہ اپنے مذہب کو قیاس کرتے ہیں۔ یعنے بائیبل بھی قرآن کریم کی طرح لفظ بہ لفظ مشینی طور پر الہامی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادی طور پر ابن اللہ ہیں۔ جو واقعی ایک قابل نفرت خیال ہے۔ وقس علیٰ ھذا۔

بیشک وہ خود بھی خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول اور تقوے کیلئے لازمی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے سامنے ان کے ظاہری اعمال کے مجموعہ کی بجائے ایک دوسرا ظاہری اعمال کا مجموعہ رکھنا کوئی سود مند نہیں۔ خواہ وہ نیا مجموعہ اختیار بھی کر لیں۔ تو بھی دراصل ہم نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ جب تک مسلمان یہ نہ سمجھ جائیں کہ عیسائیت (ظاہری اعمال) نہیں بلکہ روحانی زندگی کا نام ہے۔"

ہم نے وسعت کے مطابق یہ اقتباس بطور نمونہ از خروارے پیش کیا ہے۔ ایک مسلمان جو اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ وہ اس کو پڑھ کر ہنس دے گا۔ کیونکہ اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیتھ مان صاحب نے یا تو اسلام کا کبھی مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اور یا دیدہ دانستہ غلط بیانیاں فرما رہے ہیں۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ ہی سے اسلام کا موقف واضح ہو جاتا ہے۔

ایاك نعبد و ایاك نستعین

یعنی (اے ہمارے پروردگار) تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں۔ اور اسکے لئے تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں پھر اللہ تعالےٰ سورۃ حج میں فرماتا ہے۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم (حج)

یعنے اللہ تعالےٰ کو ان کا گوشت اور خون درکار نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ تم سے تقوے کا تقاضا کرتا ہے۔

ہم نے محض نمونۃً دو باتیں پیش کی ہیں۔ ورنہ قرآن کریم کو پڑھنے والا جانتا ہے کہ اسلام ہرگز ظاہری اعمال تک محدود نہیں بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام حیوان سے انسان، انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔ اسلام میں انسان کا معراج ترقی لقاء اللہ ہے مگر افسوس ہے کہ مسٹر بیتھ مان نے یا تو نادانستہ اور یا پھر دانستہ اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ گویا اس کے پیش نظر روحانیت نہیں بلکہ محض ظاہری اعمال کا سنوارنا ہے۔

مسٹر بیتھ مان کو اسلام کے متعلق جو غلط فہمی ہوئی کچھ تو اس غلط عیسائیت کی وجہ سے ہے جو پولوس رسول کی ایجاد ہے جس نے شریعت کو لعنت قرار دیا ہے۔ اس عیسائیت میں روحانیت محض ایک خیالی چیز ہے حقیقت سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ استعارۃً ہم انبیاء اور نیک بندوں کو خدا کا بیٹا کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ محض استعارہ ہوگا حقیقت نہیں۔ اس استعارہ کی غرض اللہ تعالےٰ سے بندوں کی محبت کا اشارۃً ذکر ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے محبت کی مثال کسی دنیوی رشتہ سے ظاہر ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر عیسائیوں نے استعارہ کو حقیقت بنا دیا ہے۔ اور جس سے وہ شرک میں بڑھ گئے ہیں۔ قرآن کریم نے اس شرک کی بھی خوب مذمت کی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً
یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حباً للہ (بقرہ ۶۵)

بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے سوا اوروں کو بھی اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔ اور ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں۔ جیسی کہ اللہ تعالےٰ سے ہونی چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے ہی محبت کرتے ہیں

اس آیہ کریمہ سے ہی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آیا موجودہ عیسائیت کا آئیڈیل جو مسیحؑ کو (خواہ روحانی معنوں میں ہی سہی) خدا تعالےٰ کا حقیقی بیٹا سمجھ کر اس سے ایسی محبت سکھاتی ہے۔ جیسی کہ اللہ تعالےٰ سے ہونی چاہیئے بلند تر ہے یا اسلام کا آئیڈیل بلند تر ہے۔ جو صرف اللہ تعالےٰ ہی سے سب سے زیادہ محبت کا تقاضا کرتا ہے۔ (باقی)

کتاب "ہمارا مذہب" کی ضرورت

نظارت ہٰذا کو ایک ضروری کام کے سلسلے میں کتاب ہمارا مذہب مصنفہ مولوی علی محمد صاحب اور "بشارت احمد" مصنفہ سید بشارت احمد صاحب کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ہر دو کتب out of stock ہیں۔ لہذا اگر کسی دوست کے پاس یہ کتب موجود ہوں۔ تو وہ انہیں عاریتاً یا قیمتاً نظارت ہٰذا کو بذریعہ رجسٹرڈ پارسل ارسال کریں۔ جزاکم اللہ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی

خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ سے شدید محبت آپ کی سیرت کی ایک نمایاں خصوصیت تھی

نیروبی ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر

مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ مقیم مشرقی افریقہ نے مندرجہ ذیل مضمون مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۵۳ء کو نیروبی ریڈیو سٹیشن سے نشر کیا:-

"حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا پورا نام غلام احمد قادیانی تھا۔ آپ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو جمعہ کے دن قادیان میں پیدا ہوئے۔ اور منگل کے دن ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہوئے۔ آج بھی ۲۶ مئی ہے۔ اور منگل کا دن۔ اس عظیم الشان انسان کو ہم سے جدا ہوئے ۴۵ سال گزر چکے ہیں۔ آیئے! ہم ان کی زندگی کے چند واقعات پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ ہم ان سے کیا سبق سیکھ سکتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب کے دل میں بچپن سے ہی خدا تعالےٰ کی محبت جاگزیں تھی۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے ایک ہم عمر بچے سے کہا۔ "دعا کرو اللہ تعالےٰ نماز میرے نصیب کرے"۔ دعا پر یہ یقین اور عبادت کا یہ شوق آپؑ کی ساری زندگی میں نمایاں رہا۔ جوں جوں آپؑ بڑے ہوئے آپ کا زیادہ وقت عبادت ذکر الٰہی اور مطالعہ میں گزرنے لگا۔ ایک دفعہ ایک خواب کی بناء پر آپ نے لگاتار چھ ماہ کے روزے رکھے اور اس دوران میں آپ کی غذا بہت کم ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ دو تولے خوراک آپ کے لئے کافی ہو جاتی۔ عبادت اور مجاہدات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام اور وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور کثرت سے سچی خوابیں آپ کو آنے لگیں۔ خدا تعالےٰ کا خوبصورت چہرہ دیکھنے کے بعد آپ نے چاہا۔ کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے لکھا:-

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے۔ کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے۔ اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے۔ کہ میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے۔ جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے۔ کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے۔ کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں"۔

(اربعین ع ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مقام محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے بعد آپؑ کو سب سے زیادہ محبت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تھی۔ آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاءؑ اور تمام اولینؑ و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے"۔

آپؑ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپؐ کی آل کا بھی بہت احترام فرماتے۔ ایک پادری نے جب ایک کتاب "امہات المومنین" شائع کی اور اس میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی ازواج مطہرات کو بہت گالیاں دیں۔ تو آپ کو بہت دکھ ہوا۔ فرمانے لگے۔ "ہمارا آرام تلخ ہو گیا ہے۔ میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا میری آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا مجھ پر آسان ہے۔ بہ نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے"۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق کہا۔ کہ نعوذ باللہ وہ باغی تھے۔ اور یزید حق پر تھا۔ تو آپؑ نے ایک اشتہار "تبلیغ الحق" لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"میں اس اشتہار کے ذریعہ اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع۔ دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے۔ وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ .... دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر رکھا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں۔ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر۔ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضؓ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی کہ حسینؓ سے بھی کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے۔ تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:-

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

یعنی میں دل و جان سے حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمال پر فدا ہوں۔ اور میرے جسم کا ذرہ ذرہ آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس زمانے کے لئے امام اور مسیح موعود بنا کر بھیجا تھا۔ آپ میں ذاتی بڑائی کا قطعاً خیال نہ تھا۔ جب آپ احباب کے ساتھ بیٹھتے۔ تو بالکل بے تکلفی سے باتیں ہوتیں۔ اور اپنے لئے کوئی خاص مسند یا جبہ وغیرہ استعمال نہ فرماتے تھے۔ بلکہ ایسی باتوں سے نفرت کرتے۔ اور سادہ لباس کو پسند فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صاحب جنہیں مختلف پیروں اور گدی نشینوں کی مجالس میں بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس کا رنگ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ لوگ آپ کا ادب نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم تو بت پرستی کو دور کرنے کے لئے آئے ہیں ہم پسند نہیں کرتے۔ کہ ہماری پرستش کی جائے۔

آپ اپنے دوستوں سے بہت شفقت اور مہربانی کا سلوک کرتے۔ اور جب آپ کو ان کی ضروریات کا علم ہوتا۔ تو مخفی طور پر ان کی حاجت روائی کر دیتے تھے۔ معاملات میں بھی بہت فیاض تھے۔ آپ کی طبیعت میں حیا بہت تھا۔ قرآن مجید نے غض بصر کا جو حکم دیا ہے۔ اس پر آپ کا سختی سے عمل تھا۔

آپ غیر مذہب والوں سے بھی حسن سلوک کرتے تھے ایک دفعہ قادیان کا ایک آریہ جس کا نام ملاوامل تھا۔ آپ کے پاس روتا ہوا آیا اور عرض کی کہ پہلے تو بخار رہتا تھا۔ لیکن اب وہ بخار تپ دق کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے دعا کی۔ آپ کو الہام ہوا۔ یا نار کونی بردًا و سلامًا۔ یعنی اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ آپ نے یہ الہام لالہ ملاوامل کو سنایا۔ اور کہا۔ کہ آپ کو صحت ہو جائیگی چنانچہ آپ کی دعا سے وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اور بعد میں کئی سال تک زندہ رہا۔ اور اب تقسیم ہند و پاکستان کے بعد فوت ہوا ہے۔

آپ راست گوئی کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور مشکل سے مشکل معاملات میں بھی جھوٹ بولنا پسند نہ کرتے۔ ایک دفعہ آپ کے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے جو اس وقت آپ کی جماعت میں شامل نہ تھے۔ ایک ہندو پر مقدمہ دائر کر دیا۔ دعویٰ یہ تھا۔ کہ اس نے اپنا مکان اس زمین میں بنایا ہے۔ جو آپ کے خاندان کی ملکیت تھی۔ اس لئے اس کا مکان گرا دینے کا حکم دیا جائے۔ اس مقدمہ میں ایک بات غلط رنگ میں پیش کی گئی تھی۔ اور اس ہندو کو علم تھا۔ کہ مدعی کے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصل بات معلوم ہے۔ جس سے اس کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے گواہوں میں حضورؑ کا نام بھی لکھوا دیا

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

دنیا کے موجودہ اقتصادی نظام کی خرابیاں

اور

اسلام میں ان کا مکمل علاج

وسیع اقتصادیات میں چھوٹی چھوٹی گھریلو دستکاریوں کے سابقہ نظام کے کھنڈرات پر تو بیا صنعتی نظام قائم ہوا ہے۔ اسے عام اصطلاح میں فیکٹری سسٹم کہا جاتا ہے اس نئے نظام کی خصوصیات یہ ہیں کہ تمام مصنوعات مشینوں کے ذریعہ نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کارخانوں اور فیکٹریوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ گھریلو دستکاری کے نظام کے ماتحت پیشہ ور اور صناع طبقہ صرف مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔ اپنے معمولی اوزاروں سے ادنیٰ پیمانہ پر اشیاء تیار کرتا تھا۔ خود ہی خام مواد خریدتا اور اپنے گھر ہی اپنے سرمایہ اور اپنی محنت سے اشیاء تیار کرتا۔ اس طرح وہ مزدور بھی تھا سرمایہ دار بھی زمین کا مالک بھی اور منتظم بھی۔ لیکن نئے نظام معاشیات میں مصنوعات کو اعلیٰ پیمانہ پر تیار کرنے اور نہ صرف مقامی ضروریات کو بلکہ دیگر ممالک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ چاروں فرائض چار مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

اس جدید نظام کے ماتحت کارخانوں میں مشینوں پر کام کرنے کے لئے ایک الگ جماعت ہے مزدور کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قائم ہو گئی۔ کارخانوں کی عمارات کی تعمیر خام مواد کی خرید اور دوسرے بالائی اخراجات کے لئے سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے سرمایہ داروں کی ایک جماعت پیدا ہو گئی۔ اسی طرح مالکان زمین کی ایک الگ جماعت قائم ہو گئی جس کا کام صرف اپنی زمین کا کرایہ وصول کرنا تھا۔ ان تینوں عناصر کو یکجا کرکے کاروبار کو چلانے کے لئے منتظمین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کارخانہ کی عام پالیسی کی تشکیل و ترتیب مارکیٹ کے نشیب و فراز کے تجزیہ اور کام کی نگرانی کے لئے منتظمین جنہیں (اقتصادی اصطلاح میں ENTREPRENEURS یا CAPTAINS OF INDUSTRY

کہا جاتا ہے۔ ان کی ایک الگ جماعت معرض وجود میں آئی ان چار جماعتوں کے فرائض الگ الگ ہیں۔ مزدور صرف کام کرتے ہیں اور اس کے عوض اجرت لیتے ہیں۔ زمین کا مالک زمین کا کرایہ وصول کرتا ہے۔ سرمایہ دار اپنے اپنے حصص کے مطابق منافع سے حصہ پاتے ہیں۔ ان کا کارخانہ سے گہرا تعلق ہوتا ہے منتظمین منافع میں سے۔ اپنی کاروباری قابلیت اور تجارتی استعداد کے مطابق الگ حصہ پاتے ہیں

اس نظام کے ماتحت سرمایہ دار جماعتوں کے اقتدار کے باعث منافع کا بیشتر حصہ انہی کی جیبوں میں جاتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے ان کی عموماً یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ مزدوروں کی اجرتیں کم رکھی جائیں۔ مگر ان سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جائے۔ اس نظام کے معرض وجود میں آنے پر مختلف ممالک میں مزدوروں کو جن مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوا وہ ایک دردناک داستان ہے۔ مزدوروں کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہو گئی کہ انہیں نہ تن ڈھانکنے کے لئے کافی کپڑا ملتا اور نہ پیٹ بھرنے کے لئے کافی خوراک۔ سرمایہ داروں کے مزدوروں پر ان مظالم کا یہ نتیجہ ہوا کہ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کی دشمن بن گئیں۔ اور مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے۔ ٹریڈ یونینز معرض وجود میں آئیں۔

اس صورت حالات نے سرمایہ داروں اور مزدوروں کے درمیان۔ ایک ایسی خلیج حائل کر دی۔ جو روز بروز وسیع ہوتی چلی گئی۔ آئے دن کی ہڑتالیں سٹرائکیں اور کارخانوں میں قتل و خونریزی کے واقعات اسی کا نتیجہ ہیں۔

ان خرابیوں کا علاج تلاش کرنے کے لئے۔ یورپ کے مفکرین نے مختلف اوقات میں کوششیں کیں۔ مگر سب کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیونکہ انہوں نے یا تو افراط سے کام لیا یا تفریط سے

دراصل دولت کا ایک محدود طبقہ کے ہاتھوں میں جمع ہونا تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ اور اس کے تین بواعث ہیں:۔

اول جائداد کی عدم تقسیم
دوم سود کا رواج
سوم منافع کی زیادتی

اسلام نے پہلے باعث کو تمام ورثاء میں جائداد کے تقسیم کئے جانے کا۔ حکم دے کر دور کیا ہے۔ اسی طرح سود سے منع فرمایا ہے۔ اور نفع کی زیادتی کو رد کرنے کا اسلام نے زکوٰۃ یعنی ٹیکس کے ذریعہ انتظام کیا ہے۔ زکوٰۃ امراء سے غرباء میں تقسیم کرنے لئے لی جاتی ہے۔ نیز اسلام نے ان تمام طریقوں سے منع کیا ہے۔ جن کے ذریعہ لوگ بغیر محنت کئے محض سرمایہ سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح اسلام نے سرمایہ دار اور مزدور کے باہمی تنازعوں کا بھی مکمل علاج پیش فرمایا ہے اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ نہ سرمایہ دار مزدوروں کے حقوق غصب کرے۔ اور نہ مزدور سرمایہ داروں کے جائز حقوق پر چھاپہ مارے۔ اسلام جہاں ایک طرف سرمایہ دار کو یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ مزدوروں کو ان کی مزدوری کا پورا پورا حق ادا کرو۔ اور ان کا پسینہ سوکھنے سے پہلے ان کی مزدوری دے دو وہاں مزدور سے بھی کہتا ہے کہ وہ بھی اپنی حدود کے اندر رہے اور سرمایہ دار کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے لئے فتنہ آرائی نہ کرے۔

اسلام مزدور کو حکم دیتا ہے۔ کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے غیر آئینی طریق کو استعمال کرنے کی بجائے آئینی طریق کام میں لائے۔ سٹرائک اور ہڑتال کے طریق کو اسلام نے سخت ناپسند کیا ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف باہمی کشیدگی بڑھتی ہے بلکہ عوام الناس کو بھی سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہ وہ زریں اصل ہے جس پر چل کر سرمایہ دار اور مزدور امیر اور غریب آقا اور ملازم افسر اور ماتحت میں صحیح اتحاد اور تعاون قائم ہو سکتا ہے اور یہی وہ واحد علاج ہے۔ جو موجودہ نظام معاشیات کی خرابیوں کو جو آئے دن نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہیں دور کر سکتا ہے۔

آجکل مغرب میں سرمایہ دار اور مزدور طبقہ کی باہمی چپقلش نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر رکھی ہے اور مشرقی ممالک میں بھی اس کے بد اثرات سرایت کر چکے ہیں لیکن اس وقت تک اہل مغرب کی کوئی تجاویز ان کا علاج نہیں کر سکیں ان کا علاج صرف اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔

ضروری اطلاع

جماعت احمدیہ کراچی کی مرکزیہ مجلس انصار اللہ اور حلقہ وار مجالس انصار کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران انصار کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔

احباب جماعت کراچی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عہدہ داران انصار جماعت کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں۔ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مرکزی مجلس انصار اللہ کراچی کے عہدہ دار
زعیم اعلیٰ چوہدری احمد جان صاحب جو پہلے سے مقرر ہیں۔
مہتمم عمومی ملک رحمت اللہ خان صاحب بٹ

مہتمم اصلاح و ارشاد۔ چوہدری محمد حسین صاحب۔ جدید تقرر۔
مہتمم تعلیم و تربیت۔ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب۔ جدید تقرر
مہتمم مال۔ میاں عبد الحق صاحب رامہ جدید تقرر۔

حلقہ وار مجالس انصار اللہ جماعت کراچی کے عہدہ دار جن کا نیا انتخاب ہوا ہے۔

حلقہ صدر۔ زعیم۔ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
حلقہ سولجر بازار۔ زعیم۔ مولوی عبد الحمید صاحب
حلقہ مارٹن روڈ۔ زعیم۔ مولوی عبد المجید خالد صاحب
حلقہ لارنس روڈ۔ زعیم۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
حلقہ گولی مار۔ زعیم۔ محمد شفیع صاحب
حلقہ سعید منزل۔ زعیم۔ حاجی عبد الکریم صاحب
حلقہ رام سوامی۔ زعیم۔ چوہدری ظفر الحسن صاحب
حلقہ عیدگاہ۔ زعیم۔ شیخ رفیع الدین صاحب
حلقہ جیکب لائنز۔ زعیم۔ مستری کرم دین صاحب
حلقہ شرقی۔ زعیم۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب
حلقہ جنوبی۔ زعیم۔ بابو عبد العزیز صاحب

قائد انصار اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت:۔ ۲۰ جون ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ بوقت ۱۱½ بجے دن حضرت ماسٹر عبد العزیز صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے تھے وفات ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار [illegible] احمدی [illegible] ضلع سیالکوٹ

تا توانی جہد کن از بہرِ دین با جان و مال تا ز ربُّ العرش یابی خلعتِ صد آفرین

از عمل ثابت کن آں نور کہ در ایمان تست

(مسیح موعود علیہ السلام)

تحریکِ جدید اور بیرونی ممالک کی جماعتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغام جماعت احمدیہ کے نام دیا ہے۔ اُس میں فرمایا :-

(۱) "مخلص اور غیر مخلص میں بس یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ مگر

(۲) مخلص کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے ڈال لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔

(۳) "پس مخلص بنیں۔ اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔"

(۴) "آخر سلسلہ کے کام آپ نہ کریں گے۔ تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ وہ آپ بھی کر سکتے ہیں۔"

(۵) "دوست اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا یعنی ایک عظیم الشان ..... دور ہے۔ اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔"

اچھی طرح یاد رکھو! کہ یہ وقت اور یہ زمانہ تاقیامت شاید ہی کسی کو میسر آئے۔ جیسے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ کہاں کسی کو نصیب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت میں سے مصلح موعود کا زمانہ بھی کب کسی کو میسر آسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس پاک اور مطہر نور کی قدر کرو۔ اور اس کی رضا کے لئے قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی گود میں جا بیٹھو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام بار بار پڑھ کر مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے مجاہد سلسلہ کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر ذیل کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی چند جماعتوں کی فہرست وعدہ ہائے دفتر اول و دفتر دوم ساڑھے انیس ہزار شلنگ بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ابھی مشرقی افریقہ کی بعض جماعتوں کے وعدے ہمراہ ارسال ہوں گے۔

علاوہ ازیں موجودہ مرکزی حالات کے پیش نظر مشرقی افریقہ کی جماعتوں نے پچیس ہزار شلنگ کی رقم بھی اکٹھا کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ نعم البدل دے۔

مکرم مولوی نور محمد صاحب بی۔ اے۔ انچارج لیگوس مشن نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر لیگوس مشن کی جماعتیں ایک چھوٹے سے چھوٹے مشن کے اخراجات ادا کریں گی۔ اور یہ ایک سال کے لئے "چندہ" سمجھا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منظوری فرما دی۔ اور ایک چھوٹے سے چھوٹے مشن کا خرچ اڑھائی ہزار روپیہ ہے۔"

مکرم سیفی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ بغیر کسی دوسرے فنڈ پر ہاتھ ڈالنے کے نائیجیریا مشن انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ایک اور مشن کے اخراجات کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ کی رقم مرکز کو ادا کر دے گا۔ لیگوس مشن نے اس کے اکٹھا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نائیجیریا کے باقی مشنوں کو بھی سرکلر بھیجا جا رہا ہے۔

اگر اخبار ٹروتھ کو بعض غیر متوقع اشتہارات مل گئے۔ تو اس کے منافع سے بھی کچھ رقم مرکز کو اس سلسلہ میں ارسال کر سکوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

بیرونی ممالک کی جن جماعتوں کے سال رواں کے وعدے نہیں آئے وہ فوری توجہ فرمائیں۔ اور جن کے وعدے آچکے ہیں۔ یا جو وعدہ بھجوانے والی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وعدوں کو جلد سے جلد ادا کریں۔ تا ان کے نام بھی انتیس رسالہ فہرست میں اس سال کے آخر میں لکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

یہ اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ احباب کرام اپنا چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسط وار ادا کرنا شروع فرما دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء سے قبل ہر ایک احمدی کا چندہ سو فی صدی ادا ہو جائے۔ اور جلسہ سالانہ کے جملہ اخراجات چندہ جلسہ سالانہ کی آمدنی سے پورے ہو جائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی جو آمد اس وقت ہو رہی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ احباب کرام نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ساتھ کے ساتھ ادا کرنا شروع نہیں فرمایا ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے اس چندہ کی وصولی میں خاطر خواہ کوشش نہیں کی گئی بہرحال جو بھی صورت ہو اس کا تدارک ابھی سے ہونا از بس ضروری ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی ابھی سے باقساط شروع فرما دیں۔ نیز چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کی طرف بھی سیکرٹریان مال کو پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اکثر جماعتوں کے سالم کے سالم چندہ جات جلسہ سالانہ بقایا میں پڑے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

پنجاب کیڈٹ کالج میں داخلہ

دی پنجاب کیڈٹ کالج حسن ابدال کی فرسٹ ایئر کلاس میں داخلے کے لئے درخواستیں بنام پرنسپل صاحب ملٹری ونگ (Military wing) گورنمنٹ کالج منٹگمری طلب کی گئی ہیں۔ اس میں علاوہ ایف اے اور ایف ایس سی کی تعلیم کے فوجی تربیت کے خاص مضامین ہونگے درخواست کنندہ میٹرک پاس ہو۔ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر کی معرفت ۱۵ رجولائی ۵۳ء سے پیشتر درخواست کرے۔ فیس -/۱۲۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔ جو چار چار صد کی تین اقساط میں وصول ہوگی۔ غریب مستحق طلباء کو پوری یا نصف رعایت بھی مل سکتی ہے (بحوالہ سول ملٹری مورخہ ۲۵/۶/۵۳)

گورنمنٹ میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ

(۲) گورنمنٹ میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ (Metal Works Institute) سیالکوٹ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۰ رجولائی ۵۳ء تک بنام پرنسپل میٹرک پاس امیدواروں سے طلب کی گئی ہیں۔ مجوزہ فارم درخواست پرنسپل صاحب سے یا گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور کے سپرنٹنڈنٹ سے طلب ہوں۔ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ ہوگا۔ جس میں انگریزی۔ ریاضی۔ سائنس و ڈرائنگ کے مضمون ہوں گے۔ کل چار سال کا کورس ہے۔ اس ادارے "..... دو ڈپلومے ملتے ہیں۔ (ناظر تعلیم)

عید فنڈ اور فطرانہ کی رقوم کے متعلق ضروری اعلان

عید الفطر گذر چکی ہے۔ اس لئے جماعتوں کے عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ فطرانہ کی جو رقوم لوکل طور پر مستحق غرباء کو تقسیم کرنے کے بعد بچ گئی ہوں۔ وہ فوری طور پر مرکز میں بمد فطرانہ عید الفطر بھجوا دیں۔

اسی طرح عید فنڈ کی جو رقم وصول ہوئی ہو۔ وہ سالم کی سالم مرکز میں ارسال کر دی جائے۔ کیونکہ اس فنڈ کا چندہ مرکز کا چندہ ہے اور اس میں کسی جماعت کو کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے جماعتوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ فطرانہ کی ادائیگی جو لوکل طور پر جماعت کے مشورہ سے کی جائے۔ اس کا حساب کتاب مکمل طور پر جماعت کے پاس رہنا ضروری ہے۔ تاکہ ہمارے انسپکٹر بیت المال اپنے دوروں میں حسابات کی پڑتال کر سکیں۔ (نظارت بیت المال)

نفع مند کام

جو دوست نفع مند کام پر روپیہ لگانا چاہتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں:- (فرزند علی خان عفی عنہ ناظر بیت المال)

تاجر احباب اور مساجد بیرون کی تحریک

بڑے تاجر احباب اپنے پہلے سودے کا منافع مساجد بیرون کی تعمیر کے لئے ادا کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

"تاجروں کے متعلق میں نے بتایا ہے کہ تجویز یہ ہوتی ہے کہ بڑے تاجر ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دے دیا کریں۔ بڑے تاجروں کا بعض دفعہ ایک ایک سودے کا منافع چار چار پانچ پانچ سو روپیہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ کوئٹے کے ایک دوست نے ایک سودے کا منافع اڑھائی سو روپیہ بھجوایا۔ چھوٹا تاجر اگر ہزاروں سودوں کا منافع جمع کرے تب شاید وہ اڑھائی سو روپے تک پہنچے۔ ہماری جماعت میں ایسے تاجر جو بڑی تجارتیں کرتے ہیں خدا تعالےٰ کے فضل سے چار پانچ سو کے قریب ہیں۔ جیسے منڈی کے آڑھتی ہیں کمپنیوں والے ہیں۔ کارخانوں والے ہیں یا دوسرے تاجر ہیں اور چھوٹا تاجر تو کئی ہزار ہے۔"

اس مہینے کی یکم تاریخ گزر چکی ہے۔ اس لئے تاجر احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے کہ اس تاریخ کے پہلے سودے کا منافع مساجد بیرون کی تحریک میں ادا کریں۔ اس سے اللہ تعالےٰ آپ کے باقی سودوں میں بھی برکت ڈالے گا چھوٹے تاجر ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع امن برکت فنڈ یا میں دیں:۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ میں عہدہ داران انصار کا نیا انتخاب

جماعت احمدیہ سیالکوٹ میں باہتمام مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نائب قائد مرکزیہ مجلس انصار اللہ۔ عہدہ داران انصار کا نیا انتخاب ہوا۔ بموجب انتخاب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی مجلس انصار اللہ کے نئے عہدہ داران ذیل کا تقرر منظور کیا جاتا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) زعیم انصار اللہ ۔ قاضی علی محمد صاحب خطیب جامعہ احمدیہ
(۲) مہتمم عمومی ۔ شیخ ارشاد علی صاحب ایڈووکیٹ
(۳) " مال ۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب
(۴) " تربیت ۔ ماسٹر خیر الدین صاحب
(۵) " اصلاح و ارشاد ۔ بابو محمد الدین صاحب

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

عدالت کے بلانے پر حضور علیہ السلام بٹالہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کے پاس مدعی کا وکیل یہ دریافت کرنے کے لئے آیا کہ آپ کیا گواہی دیں گے اس کی خواہش تھی کہ آپ اپنی شہادت بدل لیں۔ لیکن حق و صداقت کے مجسمہ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں وہی بات کہوں گا جس کا مجھے علم ہے۔ اس پر وہ وکیل شرمندہ ہوا۔ اور اس نے خود جا کر اپنا مقدمہ خارج کرنے کی درخواست دے دی۔ حضور علیہ السلام نے جائداد کا نقصان اٹھانا برداشت کیا۔ لیکن سچ کا دامن چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اگر آج دنیا یوں حق و صداقت کی حمایت کے لئے کھڑی ہو جائے تو یقیناً ہماری تمام مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ کا بیٹا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بیٹے سے بہت محبت تھی اور جب بیماری خطرناک ہو گئی تو آپ بہت گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ کبھی اس ڈاکٹر کو بلاتے اور کبھی اس ڈاکٹر سے مشورہ لیتے۔ کبھی اپنی دوائیوں کی طرف رجوع کرتے۔ اور کبھی اس کی صحت یابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ اگر یہ بچہ فوت ہو گیا تو نہ معلوم کیا ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کو یہی منظور تھا کہ وہ پیارا بچہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جائے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو آپ نہایت صبر اور اطمینان سے الگ ہو گئے۔ اور ایک طرف بیٹھ کر احباب کو خطوط لکھنے لگ گئے کہ اللہ تعالےٰ کی یہی مرضی تھی کہ مبارک احمد فوت ہو جاتا۔ اس لئے ہمیں اس کی رضا کو خوشی سے قبول کرنا چاہیئے جو لوگ آپ کو تسلی دلانے کے لئے باہر آتے۔ وہ بھی آپ کو دیکھ کر بہت حیران ہوتے کہ آپ کی زبان پر کوئی بے صبری کا کلمہ نہیں آتا۔ اگر فرماتے ہیں تو صرف یہی کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز سے پیارا ہے۔ اس لئے اس کی مرضی پر انسان کو خوش ہونا چاہیئے۔ اسی طرح آپ ملنے والوں کو مصیبتوں میں صبر کی نصیحت فرماتے۔

اللہ اللہ کیا عجیب دل آپ کو عطا ہوا تھا کہ جب تک ہونہار فرزند زندہ تھا۔ اس کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ میں پوری توجہ دی اور جب اللہ تعالےٰ نے اپنی قضا جاری کر دی۔ تو خوشی خوشی اس کو قبول کر لیا۔ غرضکہ قانون شریعت پر عمل کر کے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کیا۔ اور اس کی قضا و قدر کو قبول کر کے بھی آپ نے بلند مراتب پائے۔

معزز سامعین حضرت مرزا صاحب کی لائف نہائت پاکیزہ اور ہر پہلو سے بہت شاندار ہے سچ تو یہ ہے کہ اگر انسان ایسی ہی زندگی نہ گزارے۔ تو اس کے دن بہت تلخی سے گزرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسکے پیارے کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنائیں تاکہ ہماری زندگی بہشتی زندگی بن جائے۔ اللھم آمین۔

سندھ اسمبلی کے انتخابات کو غیر قانونی قرار دیا جائے

چیف کورٹ سے دس ممبران اسمبلی کی درخواست

کراچی یکم جولائی۔ سندھ کے دس ممبران اسمبلی نے سندھ چیف کورٹ میں درخواست دی ہے، کہ اپریل اور مئی میں صوبائی اسمبلی کے جو انتخابات ہوئے تھے انہیں خلاف قانون اور ناجائز قرار دے دیا جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ وہ اسمبلی کے ممبروں کو قانونی حیثیت اختیار کرنے سے روک دے۔ درخواست دینے والے ممبران اسمبلی کے نام یہ ہیں۔ اپنی درخواست میں ان ممبران اسمبلی نے کہا ہے۔ کہ گورنر جنرل کا ۱۹۴۸ء کا حکم نمبر ۱۳ جس کے تحت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں ترمیم کی گئی ہے۔ اور اس میں دفعہ ۹۲ الف شامل کی گئی ہے غیر قانونی ہے اور چونکہ ۹۲ الف کے تحت جو حکومت قائم کی گئی تھی وہ خلاف قانون تھی۔ اس لئے اس نے سندھ اسمبلی کے جمہوری اور قانونی دستور کو ختم کر دیا جس کے باعث ہم اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے انتخابات کے قوانین وضع کرنے کے حق سے محروم ہو گئے۔

سویز سے برطانوی فوج کو نکالنے کے لئے روس مصر سے ہر طرح تعاون کرنے کو تیار ہے

قاہرہ ۲ جولائی۔ فوجی اخبار "التحریر" نے اقوام متحدہ میں روس کے مندوب اعلےٰ موسیو وشنکی کے حوالے سے لکھا ہے کہ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوج کو نکالنے کے کام میں روس مصر سے ہر طرح تعاون کرنے کو تیار ہے:۔

کان کنی کے متعلق نئے آرڈیننس کا نفاذ

کراچی ۲ جولائی۔ گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے کوئلہ اور نمک وغیرہ کی ہر اس کان میں حکومت کان کنی کا کام بند کرنے کا حکم دے سکے گی اور پٹہ منسوخ کر سکے گی جہاں کام کرنا مخدوش ہوگا۔

ہر دو وزرائے اعظم کی کانفرنس کے پروگرام میں تبدیلی کا امکان

کراچی ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان کراچی کی کانفرنس کے متعلق جو پروگرام لندن اور قاہرہ کی غیر رسمی ملاقاتوں میں طے ہوا تھا اس میں تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔ اس تبدیلی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ دونوں ملکوں کی مشترکہ رہبر کمیٹی کا جلسہ منعقد کرنے کے لئے ابھی تک کسی تاریخ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان ابھی تک ان بین المملکتی تنازعات کی فہرست تیار نہیں کر سکی جو پاکستان کی طرف سے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کئے جائینگے واضح رہے کہ بھارت سرکار بین المملکتی تنازعات کی فہرست حکومت پاکستان کے پاس بھیج چکی ہے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ مشترکہ رہبر کمیٹی کا پہلا جلسہ کراچی میں جولائی کے دوسرے ہفتے میں منعقد کرنے کے سوال پر دونوں حکومتوں کے درمیان ان دنوں خط و کتابت ہو رہی ہے رہبر کمیٹی دونوں حکومتوں کی تیار کردہ تنازعات کی فہرست پر غور کر کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے لئے قطعی ایجنڈا تیار کرے گی۔ چونکہ ان دنوں دونوں ملکوں کے درمیان خیر سگالی اور دوستی کی فضا پیدا ہو چکی ہے۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے تنازعات وزرائے اعظم کی کانفرنس کے انعقاد سے پہلے ہی دونوں ملکوں کی متعلقہ وزارتیں آپس میں طے کر لیں گی۔ اس طرح محمد علی اور نہرو کے سامنے جو ایجنڈا رکھا جائے گا۔ وہ مختصر ہوگا

اطلاع ملی ہے کہ پاکستان اور بھارت کی اسٹیرنگ کمیٹیوں کا پہلا مشترکہ اجلاس اس ماہ کے وسط میں ۱۴ تاریخ کو کراچی میں ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اسٹیرنگ کمیٹی نے ان امور کی فہرست مکمل کر لی ہے۔ جن پر اس اجلاس میں گفتگو ہو گی۔ خیال ہے کہ اس فہرست میں کمیٹی نے تقریباً سو امور شامل کئے ہیں۔ مرکزی کابینہ آئندہ بدھ کو اپنے ہفتہ وار اجلاس میں اس فہرست کی قطعی تصدیق کرے گی۔ اسٹیرنگ کمیٹی نے تمام امور کو تین حصہ میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) وہ امور جن پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم گفتگو کریں گے۔ (۲) وہ امور جن پر کابینہ کے وزراء گفتگو کریں گے اور (۳) وہ امور جن کو محکمانہ سطح پر گفتگو کر کے طے کر لیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم زیادہ تر توجہ عام پالیسی کے معاملات پر صرف کریں گے۔ اور صرف مسئلہ کشمیر، بحیرہ کا جانداد کا سوال اور بھارت و پاکستان کے عام تعلقات پر گفتگو کریں گے۔ دونوں ممالک کے اسٹیرنگ کمیٹیوں کے پہلے اجلاس میں لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اور بھارت و پاکستان کے وزرائے اعظم کی ملاقات کیلئے زمین ہموار کی جائے گی۔

کراچی کا سارا انتظام آبرسانی بدلنا پڑیگا

کراچی ۲ جولائی: باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ کراچی میں پانی کی خراب صورت حال کو مرکزی حکومت بڑی سنجیدگی سے دیکھ رہی ہے۔ اور اس بات کا یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کراچی کے تمام نظام آبرسانی کو یکسر بدلنا پڑے گا۔ کراچی میں زیر زمین پائپ لائنوں سے جو پانی آتا ہے وہ ۳۰ سال تک کام کی رہتی ہیں۔ مگر ان پائپ لائنوں کو بنے ہوئے اب ۴۰ سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ اور اس لئے یہ ساری پائپ لائنیں ناکارہ ہو گئی ہیں۔ اور اب ان کو بدلنے پر سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ ایک باخبر ذریعہ نے کہا کہ اب تک حکومت کو کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ مگر تاحال جو حالات سامنے آرہے ہیں۔ ان سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کراچی والے گندہ پانی استعمال کرتے رہے۔ اور یہی کراچی میں بیماریوں کے اس کثرت سے پھیلنے کا واحد سبب ہے۔

تیونس کے ستر سالہ ولی عہد کا قتل

تیونس ۲ جولائی: تیونس کے ستر سالہ ولی عہد عزیز الدین بے کو ایک تیونسی بندوقچی نے اپنی گولیوں کا نشانہ بنا کر ہلاک کر ڈالا عزیز الدین کو آج صبح تیونس کے نواحی علاقے لامارسا میں گولی ماری گئی اس کے بعد ایک ہسپتال میں انہیں لے جایا گیا جہاں آپریشن کے ذریعہ ان کے جسم سے گولیاں نکالی گئیں اس کے بعد اطلاع دی گئی۔ کہ ان کی حالت تشویشناک نہیں ہے۔ مگر پھر خبر ملی کہ وہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ عزیز الدین فرانس کے حامیوں میں سے تھے۔

سیلاب کی روک تھام کے لئے
سندھ میں پانچ نئے بند

کراچی ۲ جولائی: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ نے سیلاب سے فصلوں کو بچانے کے لئے چار بند تعمیر کئے ہیں۔ اور پانچویں بند کی تعمیر کا کام دس جولائی کو مکمل ہو جائے گا۔

شیخ عبداللہ نے مقبوضہ کشمیر کی وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا؟

نئی دہلی ۲ر جولائی۔ کل دہلی میں یہ افواہ پھیل گئی کہ شیخ عبداللہ نے مقبوضہ کشمیر کی وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ جب کشمیری حلقوں سے اس بارے میں استفسار کیا گیا۔ تو وہ سختی سے ان افواہوں کی تردید نہ کر سکے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ استعفیٰ ان اختلافات کی بناء پر دیا گیا ہے۔ جو شیخ عبداللہ اور نیشنل کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کی اکثریت کے درمیان پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ اختلافات جموں اور کشمیر کے بھارت کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ بخشی غلام محمدؐ جن کو نیشنل کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے یہ چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ "الحاق" مکمل ہونا چاہیئے۔ لیکن شیخ عبداللہ کا یہ خیال ہے۔ کہ ان تعلقات میں اس حد تک لچک ہونی چاہیئے۔ کہ کشمیر بالآخر ایک بالکل آزاد ریاست بن جائے۔ جس کی آزادی کی ضمانت امریکہ پاکستان اور بھارت دیں۔ جموں اور لداخ بھارت کا حصہ بن جائیں۔ اور آزاد کشمیر پاکستان میں مدغم ہو جائے۔ (ڈان)

امریکہ سے گیہوں آنے پر اناج کی قیمتوں میں کمی کر دی جائے گی

کراچی ۲ر جولائی۔ آج یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی کابینہ اور صوبوں اور ریاستوں کے وزراء اعلیٰ کی جو کانفرنس کراچی میں ہو رہی ہے۔ اس میں ملک کی غذائی صورت حال کا گہرا جائزہ لیا جائیگا۔ اس کانفرنس کے ایجنڈے میں ملک کی غذائی حالت کو اور تمام امور پر ترجیح دی گئی ہے۔ اس اجلاس میں گیہوں کی قیمتوں میں کمی کرنے کا سوال بھی زیر غور آئیگا۔ یہ سوال دس لاکھ ٹن امریکی گیہوں کے بطور امداد پاکستان پہنچنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ وزراء اس اجلاس میں امریکہ کی اس تجویز پر بھی غور کریں گے۔ کہ نادار لوگوں کو امریکی گیہوں مفت تقسیم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مناسب عملی طریقہ اختیار کرنے کا سوال بھی زیر غور آئیگا۔ وزراء اس سوال پر بھی غور کریں گے۔ کہ امریکی گیہوں کی فروخت سے جو رقم وصول ہوگی۔ اس کو غذائی پیداوار بڑھانے کے لیے کس طرح استعمال کیا جائے۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . . وہ درآمد کردہ گیہوں کا بہترین استعمال کرنے کے طریقوں پر بھی بحث کریں گے۔ اور ملک میں غذائی پیداوار بڑھانے کے لیے عملی منصوبہ تیار کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان نے تمام صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ درآمد کردہ گیہوں کو حفاظت سے رکھنے کے انتظامات مکمل کرلیں۔ گیہوں جیسے ہی

ص ۳

ھ کراچی پہنچے گا۔ اس کو ریل گاڑیوں کے ذریعہ فوراً اندرون ملک پہنچا دیا جائیگا۔ صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس بات کی پوری حفاظت کریں۔ کہ گیہوں بالکل ضائع نہ ہو۔ اور اسکی تقسیم ٹھیک طریقہ سے عمل میں آئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی حکومت درآمد کردہ گیہوں میں سے صوبائی کوٹا ماہانہ حساب سے تقسیم کرے گی۔ اور پورے سال کے لیے صوبوں کو گیہوں کا کوٹا نہیں دیا جائیگا۔ صوبوں اور ریاستوں نے اپنی ضروریات سے مرکزی حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔ صوبائی اور مرکزی حکومتیں اس بات کا پورا خیال رکھیں گی۔ کہ گیہوں ملک سے باہر ناجائز طور پر برآمد نہ کیا جا سکے۔ پہلا امریکی جہاز گیہوں لے کر اس ماہ کے تیسرے ہفتہ کراچی پہنچ جائے گا۔

دریائے سندھ نے کنارے کاٹنے شروع کر دیئے

کراچی ۲ر جولائی۔ انڈس ریور کمیشن کے ایک افسر نے بتایا ہے۔ کہ اگرچہ اب تک دریائے سندھ میں سکھر کے قریب پانی کی سطح میں غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا۔ مگر سکھر سے اوپر دریا بعض جگہ کنارے کاٹ رہا ہے۔ اس علاقہ کے پیچھے دفاعی لائن بنا دی گئی ہے۔ اور سندھ پی ڈبلیو ڈی کے حکام نگرانی کر رہے ہیں۔ ابھی تک کوئی تشویش کی بات نہیں ہے۔

سویز کے دفاع کے لیے مشترکہ عرب کمان

دمشق ۲ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر نے نہر سویز کی حفاظت کے لیے تمام عرب ممالک کی مشترکہ دفاعی کمان کی تجویز پیش کی ہے اس نے علاقہ سویز کے دفاع کے لیے ۸ فوجی ڈویژن بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس کے ہر ڈویژن میں ۱۹ ہزار افراد ہوں گے۔ ستمبر کے مہینے میں قاہرہ میں عرب لیگ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں مصر کی اس تجویز پر غور کیا جائیگا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اس انتظام کی وجہ سے نہ صرف یہودیوں کی جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام ہو جائیگی۔ بلکہ ہر جارحانہ کارروائی کو روکا جا سکے گا۔

پنجاب کے فسادات کی عدالتی تحقیقات شروع ہو گئی

لاہور یکم جولائی۔ پنجاب میں مارچ کے خونین فسادات کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے جو دو ججوں پر مشتمل ہے۔ آج اپنی پہلی نشست میں میجر جنرل اعظم خاں کو ایک خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس میں ان سے درخواست کی جائیگی۔ کہ مارشل لاء کے نفاذ کے وقت لاہور کی جو حالت تھی۔ وہ اس کی تفصیلات سے عدالت کو آگاہ کریں۔ میجر جنرل اعظم خاں سے جو مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ تھے یہ بھی کہا جائیگا کہ وہ ان وجوہات پر روشنی ڈالیں۔ جن کی وجہ سے لاہور میں مارشل لاء نافذ کیا گیا تھا۔ ایک گھنٹہ کی نشست کے بعد عدالت کے ججوں مسٹر محمدؐ منیر اور مسٹر جسٹس کیانی نے پانچ اداروں کو تحقیقات کے سلسلہ میں بڑے فریق قرار دیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ حکومت پنجاب۔ ماسٹر تاج الدین صدر مجلس احرار لاہور۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ پنجاب صوبائی مسلم لیگ۔ اور جماعت اسلامی لاہور۔ تحقیقاتی عدالت نے ایک پریس نوٹ جاری کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ جس میں تحقیقات سے دلچسپی لینے والے افراد اور جماعتوں سے کہا جائیگا۔ کہ وہ عدالت کو اس امر کی اطلاع دیں۔ کہ آیا وہ تحقیقاتی کارروائی میں، خود کو ایک فریق قرار دینا چاہتے ہیں کہ نہیں۔ عدالت نے یہ بھی طے کیا۔ کہ فریقین متعلقہ سے کہا جائے۔ کہ وہ اپنے اپنے بیانات عدالت کے دائرہ اختیارات کے مطابق لکھ کر بھیجیں اور خاص طور پر یہ لکھیں کہ احراریوں اور احمدیوں کے تنازعہ میں ان کا رویہ کیا ہے۔ عدالت کے اختیارات میں یہ دریافت کرنا ہے۔ کہ فسادات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ وہ کیا حالات تھے۔ جن کے تحت لاہور میں مارشل لاء لگایا گیا۔ فسادات پر قابو پانے کے لیے صوبائی شہری حکام نے مناسب تدابیر اختیار کی تھیں کہ نہیں۔ عدالت نے لاہور۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گجرانوالہ اور منٹگمری کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور اعلیٰ پولیس افسران سے جو ۶ر مارچ ۱۹۵۳ء کو ان اضلاع میں متعین تھے۔ اور حکومت پنجاب کے سکرٹری کو ان ہنگاموں کے متعلق عدالت کے سامنے بیان دینے کو کہا ہے۔ میاں انور علی جو اس زمانہ میں پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس تھے۔ حلقہ لاہور کے ڈی۔ آئی۔ جی مسٹر الیس این عالم اور لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر اعجاز حسین شاہ۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مرزا نعیم الدین اور حکومت پنجاب کے سیکرٹری سے خاص طور پر بتانے کے لیے کہا گیا ہے۔ کہ فوج نے ایسی کونسی کارروائی کی۔ جو وہ خود نہیں کر سکتے تھے۔

ریڈیو پاکستان کے نمائندہ نے خبر دی ہے۔ کہ پنجاب سکرٹریٹ۔ پولیس اور اضلاع کے ذمہ دار افسروں سے بھی مصدقہ تحریری بیانات دینے کو کہا گیا ہے۔ اور جن پانچ پارٹیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے اور دوسرے سب متعلقہ لوگوں کے بیانات مصدقہ ہونے چاہئیں۔ لاہور کے شہری حکام سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ یہ بتائیں۔ کہ کن حالات میں فوج طلب کی گئی۔ اور فوج نے وہ کیا کام کیا۔ جو شہری حکام خود نہیں کر سکتے تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۲۹ کے تحت فوج طلب کی تھی کہ نہیں۔ اور پھر فوج طلب کرنے کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔ عدالت نے کہا ہے۔ کہ تمام مصدقہ بیانات اسے ۱۵ر جولائی تک پہنچ جانے چاہئیں۔ عدالت کے ارکان اس سلسلہ میں اب تک اضلاع لاہور۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ اور منٹگمری کا دورہ کر چکے ہیں۔ (جنگ)

پاکستان اور شام کے درمیان ثقافتی معاہدہ ہوگا

کراچی ۲ر جولائی۔ پاکستان اور شام عنقریب ایک ثقافتی معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ حکومت پاکستان نے اس معاہدہ کا مسودہ حکومت شام کو بھیج دیا ہے۔ جو اس پر غور کر رہی ہے۔ یہ معاہدہ اسی طرح کا ہے۔ جو پاکستان نے مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک سے کیا ہے۔ جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان طلباء اور اساتذہ کا تبادلہ کیا جائیگا۔ اور ثقافتی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کیا جائیگا۔ پاکستان شام سے پہلے ہی ایک دوستی کا معاہدہ کر چکا ہے۔

پٹنہ ۲ر جولائی۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ نیپال میں کمیونسٹ سرگرمیوں کے پیش نظر حکومت بہار نے بہار اور نیپال کی سرحد پر بطور احتیاط پولیس متعین کر دی ہے۔ سرحدی پولیس کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ مجرمین نیپال کی طرف سے بہار میں داخل نہ ہو سکیں۔